بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ صدق اللہ العظیم

# مقیاسُ الحنفیّت


جُنید زمان پیر طریقت مناظرِ اعظم

ابو عبدالوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ



المقیاس پبلشرز

۴- دربار مارکیٹ لاہور

| | | |
|---|---|---|
| اڈیشن اٹھائیسواں | ................ | ذوالحجہ ۱۴۲۶ھ |
| قیمت: | ................ | روپے |
| کمپوزنگ | ................ | ایم جمیل اطہر، محمد علی صدیقی<br>المقیاس کمپیوٹر (لاہور) |
| تعداد | ................ | |

**................ ناشر ................**

**علامہ محمد عبدالتواب صدیقی، محمد علی صدیقی**

المقیاس پبلیشرز ۳۴ دربار مارکیٹ لاہور

مسلم شریف ۱/۳۰۹} فَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰی اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ یُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِیْ عَلَیْهِمْ (تو نبی ﷺ نے اس عورت کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی فرمایا کہ یہ جتنی قبریں ہیں تمام اہل قبور پر اندھیرے سے بھرپور تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اہل قبور کے واسطے ان پر میری نماز پڑھنے کے سبب سے ان کی قبور کو روشن کر دیا ہے) یہ تھا فائدہ جس غرض سے آپ نے سوال فرمایا تھا۔ اور یہ ہے آپ کو اہل قبور کے علم غیب کی خبر جس کا تم انکار کرتے ہو۔ تم تو یہ کہتے ہو کہ نبی ﷺ کو اس عورت کی قبر کی خبر نہ تھی۔ نبی ﷺ نے تمام قبور کے حالات کو واضح فرما دیا۔ بلکہ دوسرے موقع پر آپ نے اہل قبور کے اعمال ماضیہ کی غیبی خبریں بھی بیان فرمائیں۔ سنیئے۔

نسائی شریف ۱/۱۲ و ۱/۲۹۱} عن ابن عباس قال مر رسول اللہ ﷺ علی قبرین فقال انهما یعذبان وما یعذبان فی کبیر اما هذا فکان لا یستنزه من بوله واما هذا فانه کان یمشی بالنمیمة (ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان دو قبروں والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی کبیرہ گناہ میں ان کو عذاب نہیں ہو رہا۔ لیکن یہ اپنے بول سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ اور یہ دوسرا صاحب قبر چغلخور تھا، معلوم ہوا کہ نبی ﷺ پر ایمان رکھنے والو کیا ان احادیث سے نبی ﷺ کو علم غیب کی خبر ہونے کا ثبوت اور قبور کی واقفیت اور اہل قبور کی واقفیت ثابت ہوئی یا نہیں؟ بلکہ منکر کی استدلالیہ حدیث سے اس کی بد دیانتی کا ثبوت دیتے ہوئے اسی کی حدیث کے آخری جملہ کو بیان کر کے نبی ﷺ کے علم غیب کی دلیل پیش کی گئی۔

وہابی: بخاری شریف کی حدیث میں جو ۱/۴۸۴ میں درج ہے (نبی ﷺ نے فرمایا۔ کہ میری دوستی کے دعویٰ کرنے والے دائیں بائیں ہونگے۔ دائیں جانب یعنی جنت

میں اور بائیں جانب یعنی دوزخ میں تو قیامت کے دن میں کہوں گا اصیحابی یا اللہ میرے دوست ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ یہ لوگ وہ ہیں جو آپ کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ جب سے آپ نے ان کو چھوڑا۔ تو میں کہوں گا۔ جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ یا اللہ جب تک میں ان کے پاس رہا تو میں ان کے پاس موجود تھا۔ اور جب تو نے مجھے مار لیا تو تو انکا نگہبان ہے) اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو اصیحابی اصیحابی کیوں فرماتے۔ اور آپ کو غیب نہیں تھا تو فرشتے کہیں گے کہ آپ کے بعد یہ لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ اب تم سوچو کہ نبی علیہ السلام کے غیب کی نفی ہے یا نہیں۔

محمد عمر: اس حدیث میں نبی علیہ السلام کے علم غیب کی نفی نہیں۔ کیونکہ آپ کا اصیحابی اصیحابی فرمانا بے علمی کے سبب سے نہیں بلکہ رحم کے سبب سے ہے۔ کیونکہ آپ رحمۃ العالمین ہیں۔ اس واسطے آپ اپنے رحم کو ظاہر فرماتے ہوئے اور دنیا میں ان کے دوستی کے جھوٹے دعوے کو نقل فرماتے ہوئے اصیحابی کا لفظ استعمال فرمائیں گے۔ ورنہ اگر ان کا دعویٰ دنیا میں سچا ہوتا تو خواہ ان کے کتنے ہی کبیرہ گناہ ہوتے فرشتوں کے جواب دینے پر آپ خاموش نہ ہو جاتے۔ بلکہ فرماتے کہ خواہ یہ لوگ کتنے ہی گنہگار ہیں۔ میرا یہ حق ہے کہ ان کی بخشش کراؤں۔ لیکن ان کا نفاق اور زبانی دعویٰ اور بعد میں مرتد ہو جانا یہ تمام امور سفارش کے قابل نہ تھے۔ اس لئے آپ محض اپنے رحم کو ظاہر فرماتے ہوئے ان مرتدین کی طرف سے اپنی معذرت سفارش پیش کریں گے۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں صاف واضح ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ حدیث بخاری شریف میں تین جگہ مذکور ہے۔ اور تینوں جگہ میں ہی اس کا ضعف ثابت ہے۔

بخاری شریف $\frac{1}{490}$ } حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفیان عن المغیرۃ بن النعمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس

بخاری شریف $\frac{1}{473}$ } حدثنا محمد بن کثیر حدثنا سفین حدثنا مغیرہ